AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 4, Issue 1, June 2020, PP: 201-216
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

طب نبوی اور جدید طریقہ ہائے علاج: ایک تقابلی مطالعہ

The Prophetic Medicine and Modern Treatment Methods: A Compraritive Study

Zafar Ali[1*], **Muhammad Karim Khan**[2]
[1] Doctoral Candidate, [2] Chairman
Department of Islamic Studies, Imperial College of Business, Lahore, Pakistan

ARTICLE INFO

Article History:

Received 1 May 2020

Revised 7 June 2020

Online 30 June 2020

DOI:

***Keywords**:*
Health,
Ṭibb-e-Nabawi,
Prophetic Medicine,
Authentic Sayings.

ABSTRACT

Among the countless blessings of Allah, good health is the greatest of all. Allah, the Most Exalted, also made it imperative for a man to take good care of it. The Qur'ān and Aḥadith of the Prophet (peace be upon him) guide substantially about the remedial measures for humans. One of the distinct blessings of the Prophet (peace be upon him) is 'Ṭibb-e-Nabawi'– The Prophetic medication. This article elaborates subject of 'Ṭibb-e-Nabawi' explicitly. The article deals with the multiple terminologies, methodologies and implementation of 'Ṭibb-e-Nabawi' in our daily life. The researcher presented a brief description of various medications before the discourse on Prophetic medicine. In this way, the superiority of the Prophetic medication is fairly highlighted. Moreover, the need for learning and implementation of 'Ṭibb-e-Nabawi' in the present era is very well explained. The article includes thorough research on the authentic sayings of the Prophet (peace be upon him) on various diseases. In addition, a notable discussion is also presented on definitions of the different respective terminologies related to the medications by the Prophet (peace be upon him) and its limitations. Te distinct aspect of the research is the description of various methodologies adopted and taught by the Prophet (peace be upon him). The researcher made a good conclusion with a list of outcomes from the study about Prophetic medications, including basic precepts, limitations, and suggestions for those who want to use 'Ṭibb-e-Nabawi'.The article is a research on 'Ṭibb-e-Nabawi' and a guide for all those interested in learning 'Ṭibb-e-Nabawi.'

*Corresponding author's email:akifazad786@gmail.com

CC BY

موضوع کا تعارف

انسانی بدن اضداد کا مجموعہ ہے۔ ربِ کائنات نے مختلف کیفیات کے حامل عناصر سے اس جسدِ خاکی کی بنیاد رکھی۔ انسانی جسم میں ہر وقت تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے فساد کی استطاعت بھی اس میں بدرجہ اتم موجود ہے، چنانچہ بلکل ادنیٰ اور معمولی اسباب اس پر اثر انداز ہو کر اسے راہِ اعتدال سے ہٹا دیتے ہیں جس کے نتیجے میں امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ طب وہ علم ہے جس کے ذریعے جسدِ انسانی کی کماحقہ پہچان ہوتی ہے اور صحت و بیماری کے لحاظ سے اس کے احوال کی معرفت ہوتی ہے۔ اس علم کی غایتِ اصلیہ موجودہ صحت کی حفاظت اور حالتِ مرض میں زائل شدہ صحت کو واپس لوٹانا ہے۔ علمِ طب کا موضوع اشرف المخلوقات حضرت انسان ہے اس لیے علمِ طب افضل العلوم کہلاتا ہے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے:

"الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْأَبْدَانِ وَعِلْمُ الْأَدْيَانِ"[1]

ترجمہ: علم تو دو ہی ہیں اجسام کا علم اور ادیان کا علم۔

قرآن و سنت میں علاج معالجہ کی طرف راہنمائی

اسلام دینِ حنیف ہے اور دینِ اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ اپنے پیروکاروں (Followers) کو افراط و تفریط سے بالاتر رکھ کر طریقِ اعتدال پر گامزن رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ کسی بھی شعبہ سے متعلق اس کے ارشادات و فرمودات کا جائزہ لیا جائے تو وصفِ اعتدال اس کے ہر ہر جزو میں واضح نظر آئے گا، یہی وجہ ہے کہ جب انسان مصائب و تکالیف، امراض واسقام کا شکار ہوتا ہے تو شریعت اس کو اپنے پرودگار کی طرف رجوع اور اس سے توبہ و استغفار کرنے کے ساتھ ساتھ جائز اسباب اختیار کرنے کی تعلیم بھی دیتی ہے؛ بلکہ بہت سی بیماریوں کا علاج خود شریعتِ مطہرہ نے انسانیت کے فائدہ کی خاطر تجویز بھی فرمادیا ہے، جس کا علم قرآن و سنت کے مطالعہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ربِ ذوالجلال نے شہد کو باعثِ شفاء قرار دیا ہے چنانچہ قرآن میں ارشاد ہے:

فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاس[2]

ترجمہ: اس (شہد) میں لوگوں (کی بہت سی بیماریوں) کے لیے شفاء ہے۔

اسی آیت کے تحت مفتی محمد شفیع عثمانی اپنی تفسیر معارف القرآن میں لکھتے ہیں:

"اس میں اللہ تعالی کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ کی قاطع دلیل موجود ہے کہ ایک چھوٹے سے جانور کے پیٹ سے کیسا منفعت بخش اور لذیذ مشروب نکلتا ہے حالانکہ وہ جانور خود زہریلا ہے۔ زہر میں سے یہ تریاق واقعی اللہ تعالی کی قدرتِ کاملہ کی عجیب مثال ہے۔ پھر قدرت کی یہ بھی عجیب صنعت گری ہے کہ دودھ دینے والے حیوانات کا دودھ موسم اور غذا کے اختلاف سے سرخ وزرد نہیں ہوتا اور مکھی کا شہد مختلف رنگوں کا ہوجاتا ہے۔"[3]

صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے:

"عن أبي هريرةرضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ماأنزل الله داءإلاأنزل له شفاء"[4]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی شفاء نہ اتاری ہو۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

ہادی برحق، محسنِ انسانیت ﷺ کے وہ فرامین جن کا تعلق انسانی امراض اور ان کے علاج نیز حفظانِ صحت کے گراں قدر اصولوں کے ساتھ ہے انہیں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی وغیرہ کتب احادیث میں کتاب الطب کا نام دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کتاب المرضیٰ، کتاب الاشربہ، کتاب الاطعمہ، کتاب اللباس، کتاب الجنائز، کتاب السلام، کتاب المساقاۃ اور کتاب الادب وغیرہ کے تحت بیان کردہ بہت سی احادیث کو عبدالملک بن حبیب اندلسی (دوسری صدی ہجری)، امام شافعی کے شاگرد محمد بن ابو بکر ابن السنی (چوتھی صدی ہجری)، امام ابونعیم (پانچویں صدی ہجری)، ابوعبداللہ الذہبی (آٹھویں صدی ہجری)، ابن القیم الجوزی (آٹھویں صدی ہجری) و دیگر محدثین نے الطب النبوی کے تحت بیان کیا ہے۔ اس طرح اگر طبِ نبوی کے متعلق احادیث کو یکجا جمع کیا جائے تو ان کی تعداد چار سو سے تجاوز کرتی ہے۔ ابن القیم الجوزی نے زاد المعاد فی ہدی خیر العباد کے باب الطب النبوی میں کم و بیش تین سو پچاس احادیث نقل کی ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ طب سے متعلق ذخیرہ احادیث کو امت کے سامنے پیش کیا جائے اور اس حوالے سے حکمائے اسلام کی تحقیقات اور تجاویز کو اہلِ اسلام کے سامنے اجاگر کیا جائے۔

طبِ نبوی اور جدید طریقہ ہائے علاج: ایک تقابلی مطالعہ

معلمِ کائنات رحمۃ للعالمین ﷺ نے جن طریقوں سے اپنا علاج فرمایا یا کسی دوسرے کے لیے کوئی نسخہ تجویز فرمایا اور اس سے مریض کو فائدہ تامہ ہوا ان تمام طبی نسخوں اور حکیمانہ طریقوں کے سامنے جدید اطباء اور ان کے طریقہ ہائے علاج پسماندہ فرسودہ طرق معلوم ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم مختلف طرقِ علاج اور ان کا مختصر تعارف کروانے کے بعد آخر میں طبِ نبوی اور اس کی افادیت کو بیان کریں گے۔

آیورویدک ***(Vedic Astrology)***

زندگی یا عمر کا علم جس ذریعے سے حاصل ہو اسے آریووید کہتے ہیں۔ ادنیٰ سے فرق کے ساتھ آیورویدک میں بھی عناصر، اخلاط اور مزاج کا تصور پایا جاتا ہے۔

طریقہ علاج

آیورویدک میں بیماریوں کا علاج ایسی اشیاء کے ساتھ کیا جاتا ہے جن کی خاصیت بدن کے اندر پیدا شدہ دوشوں کی مخالف ہو۔ ایسی اشیاء کے استعمال سے دوشوں کو اپنی طبعی حالت پر لا کر مرض کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کیونکہ دوشوں کا طبعی توازن صحت کی بنیاد ہے۔ درست تشخیص علاج کی بنیاد ہے۔ اس کے بعد یہ طے کیا جاتا ہے کہ سببِ مرض کا علاج کیا جائے یا اصل مرض کا اور یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ مرض کی نوعیت کیا ہے کہ:

- مرض کا علاج آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔
- مرض مشکل سے علاج پذیر ہو گا۔
- مرض لاعلاج ہے۔

آخری صورت میں یا تو علاج کیا نہیں جاتا یا مرض کو برداشت کرنے کی دوا دی جاتی ہے۔[5]

ہومیو پیتھی (Homoeopathy) طریقہ علاج

اس طریقہ علاج کے بانی Dr.Hanaman ہیں۔ انہوں نے 1794ء میں ہومیو پیتھک فلسفہ کو پیش کیا جو کہ ایک منفرد طریقہ علاج کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہومیو پیتھک میں تقلیلِ ادویہ ایک بنیادی اصول ہے جس کے مطابق دوا جتنی قلیل مقدار میں استعمال کی جائے گی اس کی اثر پذیری اتنی بڑھتی چلی جائے گی اور قوتِ حیات کو کو متوازن کر دے گی۔

ہومیو پیتھک طریقہ علاج میں بالمثل دوا کا انتخاب مریض کی مجموعی علامات پر کیا جاتا ہے لیکن دوا کے بالمثل ہونے کے علاوہ اس کی پوٹینسی کا درست ہونا ضروری ہے۔ پوٹینسی کا استعمال زیادہ تر مریض کی حساسیت اور اثر پذیری کے پیش نظر اور معالج کے ذاتی تجربے اور مشاہدے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اگر پوٹینسی کا انتخاب ہر انفرادی کیس کے لحاظ سے مناسب طور پر نہ کیا جائے تو یہ بالمثل دوا بھی اکثر مریض کی علامات دور کرنے میں ناکام ہو سکتی ہے۔[6]

بائیو کیمک (Biochemic Science) طریقہ علاج

بائیو کیمسٹری لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ بائیو کے معنیٰ زندگی اور کیمسٹری کے معنیٰ وہ علم جس کا موضوع چیزوں کی بناوٹ اور تبدیلی ہے۔ بائیو کیمک ادویات کی تیاری میں پسینے اور طاقت بڑھانے کے لیے ہومیو پیتھک کا طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے۔ مجسمہ یا غیر مجسمہ ادویات کو کھرل کیا جاتا ہے یا باریک برتن میں پیسا جاتا ہے۔ اس طرح اس کی قوت اتصال کو توڑ کر ہر جزو کو الگ الگ کر لیا جاتا ہے جس سے یہ اجزاء لطیف تر ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر جاذبیت بہت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے جو خون کے اندر تیری سے جذب ہو کر انسانی جسم کی بناوٹ میں حد درجہ مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ دوائیں عموماً سفوف یا ٹکیوں کی شکل میں استعمال کی جاتی ہیں۔ دواؤں کا انتخاب مریض کی علامات پر مبنی ہوتا ہے نہ کہ اس مرض کے علاج پر جو کہ خیال کیا جاتا ہے اور جس کی بنیاد لیبارٹری کی رپورٹ ہو۔[7]

اکوپنکچر (Acupuncture) طریقہ علاج

لفظ اکوپنکچر لاطینی زبان سے لیا گیا ہے۔ ایکس Acus کا معنیٰ سوئی پنکچورا Punctura کے معنیٰ چھیدنے کے ہیں۔ اکوپنکچر چین میں تقریباً ساڑھے چار ہزار سال سے رائج ہے۔ نی جنگ ایکوپنکچر کی قدیم ترین کتاب ہے۔ 1949 میں ماؤزے تنگ نے ایکوپنکچر پر خصوصی توجہ دی اور سرکاری سطح پر اس طریقہ علاج کو سرپرستی حاصل ہوئی۔[8]

قدیم چین کا علم دواسازی نہایت پیچیدہ ہے اور تجربے و مشاہدے کی بجائے مابعد الطبیعاتی نظریات کی بنیاد پر قائم ہے۔ جسم میں پانچ اعضائے رئیسہ قرار دیئے گئے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو خاص رنگ، خاص بو اور خاص ذائقے کے تحت رکھا گیا ہے مثلاً اعضائے رئیسہ قلب، جگر، طحال، پھیپھڑوں اور گردوں میں سے ہیں۔ جگر میں مرارہ، آنکھیں، عضلات اور رباط بھی شامل ہیں جو نیلے رنگ کے تابع ہیں اور ان کے علاج میں ایسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جن کا رنگ نیلا، ذائقہ ترش اور بو سڑی ہوئی ہو۔ قلب میں امعاء صغیرہ، خون اور زبان بھی شامل ہیں جو سرخ رنگ سے متعلق ہیں اور اس کا علاج سرخ رنگ، شیریں ذائقہ اور جلے ہوئے بالوں جیسی بو رکھنے والی دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ طحال جس کے تحت معدہ اور منہ بھی ہیں، زرد رنگ سے نسبت رکھتا ہے۔ اس کے علاج کے لیے دواؤں کا رنگ زرد، شیریں ذائقہ اور تیز

مصالحوں جیسی بو رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ پھیپھڑے جن کے زیر اثر بڑی آنت اور ناک بھی ہیں، سفید رنگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی دواؤں کے لیے سفید رنگ، چرپرہ ذائقہ اور مچھلی جیسی بو شرط ہے۔ گردے جن کے ساتھ مثانہ، کان اور ہڈیاں بھی شامل ہیں سفید رنگ سے نسبت رکھتے ہیں۔ ان کا علاج سیاہ رنگ، کھاری مزہ اور سڑی ہوئی بو رکھنے والی ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ پھر ان تمام اعضائے رئیسہ کو کسی نہ کسی جانور کی شکل سے مماثل کیا گیا ہے۔ جگر کو نیلے اژدہے سے، قلب کو سرخ چڑیا سے، پھیپھڑوں کو سفید چیتے سے، گردوں کو کالے کچھوے سے اور طحال کو مرغ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ان تمام چیزوں میں دراصل ین یانگ کے فلسفیانہ اصول، جہات اربعہ (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) کی افادی صورتیں اور جسم کے خاص اعضاء کو ظاہر کرنے والے 12 عدد کی اہمیت کام کر رہی ہے۔[9]

چینی طب کی ایک قابل اہم خصوصیت جانوروں کے اجسام کے استعمال کی ابتدا ہے جس نے اسے بہت وقیع کر دیا ہے۔ پوشیدہ اور دھندلی فکر کے باوجود ان تصورات نے آنے والے دنوں میں علاج بالعضویات (Organotherophy) کی رہنمائی کی۔ مثال کے طور پر مختلف جانوروں کے جگر، پھیپھڑوں اور گردوں کے مرکبات کو جگر، پھیپھڑوں اور گردوں کے امراض کے لیے تجویز کیا جاتا تھا، یا نوجوان آدمی کا جوہر، جانوروں کے عصبی انسجہ کمزوری کی حالات میں دیئے جاتے تھے۔ مرغیوں کے پوٹے (معدہ) معدے کے امراض کے لیے، جانوروں کے خصیے ضعف باہ کے لیے، آنول نال بچوں کی پیدائش میں مدد کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ اس قسم کے اجزاء کا استعمال دوسری قوموں کے علم الادویہ میں بھی ملتا ہے۔ آج دنیا کے پیشتر ممالک میں اس طریقہ علاج کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے 1979ء میں ایکوپنکچر کو 43 بیماریوں کے علاج کے لیے مفید قرار دیا ہے۔ گو کہ ایسے امراض کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں ایکوپنکچر کو کامیابی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔[10]

ماکسی بوشن (Moxibution) طریقہ علاج

ماکسی بوشن کے معنیٰ داغنا اور سینکنا کے ہیں۔ انسانی تاریخ کے ارتقاء کے دوران جب سے آگ دریافت کی گئی تب سے ماکسی بوشن کے عمل کی ابتداء ہوئی۔ موکسا کے کون جسم کے خاص نشانات پر رکھ کر ڈائریکٹ یا کسی حاجز Insulator کے ذریعے ان ڈائریکٹ جلائے جاتے ہیں۔ موکسا بتی سے مقرر کردہ نشان پر سینکا جاتا ہے۔ آرٹیمیشیا کی روئی میں یہ خوبی ہے کہ اس کے جلانے سے کوئی ناخوشگوار بو پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایک قسم کی ہلکی سی خوشبو مہکتی ہے۔ اس سے یکساں طور پر گرمی بہم پہنچتی ہے۔ یہ جلنے کے بعد راکھ بن کر پھٹتی نہیں ہے بلکہ کون جلنے کے بعد بھی اپنی شکل برقرار رکھتی ہے۔ چینی طب میں ماکسی بوشن کے بیس سے زیادہ طریقے منقول ہیں۔ ان میں سے زیادہ مستعمل مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں:

1. موکسہ بتی کو جلا کر جسم سے ایک تا دو سینٹی میٹر دور پکڑ کر مخصوص نشان پر سینکنا۔
2. مخصوص نشان پر مغز بادام کے برابر کون ایک حاجز Insulator کے ذریعے جلانا۔ اسے Indirect Moxibution کہتے ہیں۔
3. گندم کے دانوں کے برابر کون جسم کے نشان پر رکھ کر براہِ راست جلائی جاتی ہے۔ اس کون کے جلانے سے جسم پر ایک چھوٹا سا آبلہ نمودار ہوتا ہے۔ اس طریقے کو Direct Moxibution کہتے ہیں۔

4. ایکو پنکچر کی سوئی لگا دینے کے بعد سوئی کے دستے پر موکسا بتی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے کو لپیٹ کر اس طرح جلایا جاتا ہے کہ موکسا کی حرارت سوئی کے ذریعے نشان کے اندر داخل ہو۔ اس کو سوئی گرم کرنا یا Warming to Needle کہتے ہیں۔

ماکسی بوشن کو مرض کے علاج اور تدارک دونوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جن امراض میں ماکسی بوشن استعمال کیا جاتا ہے ان میں مسموم ہوا، مسموم سردی، مسموم گرمی اور اس سے پیدا ہونے والے عوارض شامل ہیں۔ تدارک امراض میں ہیضہ، طاعون جیسے متعدی امراض میں ماکسی بوشن کا استعمال ہوتا ہے۔ ماکسی بوشن کے علاج کے ذریعے مخصوص نشان چی کو متحرک بنایا جاتا ہے تاکہ Chi اپنے خط کے ذریعے سرایت کرے اور اپنے عضو کے نقص کی تلافی کر لے۔ ماکسی بوشن سے جسم میں Chi کے انجماد کو گرمایا جاتا ہے۔ اس طرح Chi کو گرمانے سے خون کے انجماد کو دور کیا جا سکتا ہے۔ حرارت غریزی کے خروج سے مریض کے کمزور ہونے کی حالت میں ماکسی بوشن کیمیا ہے۔ بظاہر ماکسی بوشن ایک دقیانوسی طرز کا طریقہ علاج نظر آتا ہے مگر اپنے نتائج کے اعتبار سے بہت کامیاب ہے۔[11]

ایلوپیتھی (Allopathy) طریقہ علاج

ایلوپیتھک طریقہ علاج میں دیگر طریقہ ہائے علاج مثلاً طب یونانی، آیورویدک وغیرہ کی طرح مریض کے جسمانی مزاج کو مد نظر رکھنے کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔ اختلاف طبائع وامزجہ کو پیش نظر نہ رکھنے کے باعث مریض کے بجائے مرض کا علاج کیا جاتا ہے یعنی ایک ہی مرض کے جملہ مریضوں کو ایک ہی طرح کی دوائیں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح دوا اور غذا کے معاملے میں بھی سرد و گرم، خشک یا تر اور معتدل ہونے کا کوئی تصور نہیں پایا جاتا۔

جدید علم العلاج نے فن جراحت میں بے انتہا ترقی کی ہے خصوصاً انس تھیسیا کی ایجاد کے بعد تو سرجری کے میدان میں انقلاب برپا ہو گیا۔ اب ہر قسم کے آپریشن مثلاً اوپن ہارٹ سرجری، پیٹ چاک کر کے بچے کو نکالنا، جڑواں بچوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا، ہر قسم کے آنکھوں کا آپریشن، ٹوٹے ہوئے اعضاء کو جوڑنا یا کاٹ کر علیحدہ کرنا، مختلف اعضاء سے ٹیومر کو نکالنا وغیرہ بہت آسانی اور کامیابی سے انجام دیے جاتے ہیں۔ Transplantation یعنی اعضاء کی پیوند کاری مثلاً گردے کی پیوند کاری، قرنیے کی پیوند کاری، مصنوعی جوڑوں کی پیوند کاری، ہڈیوں کے گودے کی تبدیلی اور پلاسٹک سرجری وغیرہ بہت کامیابی سے جاری ہے۔ Radiotherapy کے ذریعے جسم کے اندرونی حصوں مثلاً پتے، رحم، معدہ، حلق، پھیپھڑے، دماغ اور بیرونی حصوں مثلاً جلد اور سینے وغیرہ کے کینسر کا علاج کیا جاتا ہے۔

طب جدید کا ایک اور طریقہ علاج عمل احتقان ہے یعنی انجکشن یا ڈرپ کے ذریعے فوری طور پر جسم میں دوائیں پہنچائی جاتی ہیں۔ خون زیادہ بہہ جانے کی صورت میں اسی طریقے سے جسم میں خون پہنچا کر مریض کی جان بچائی جاتی ہے۔ یہ طریقہ ہنگامی صورتِ حال میں بہت مفید ہے۔ اس طریقے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ ایسے مریض جو منہ کے ذریعے خوراک نہ لے سکتے ہوں یا شدید قسم کی نقاہت کا شکار ہوں یا ان کا معدہ خوراک قبول نہ کرتا ہو تو ان کو ڈرپ کے ذریعے قوت اور دوائیں پہنچائی جاتی ہیں۔[12] دواؤں میں عموماً کیمیکلز کا استعمال کیا جاتا ہے اور ہائی پوٹینسی میں دوائیں تیار کی جاتی ہیں۔ یہ دوائیں محفوظ انداز میں رنگ برنگی گولیوں، کیپسولز، دانے، پاؤڈر، شربت یا مرکبات، محلول، قطرے، سسپنشن، کریم اور مرہم وغیرہ کی صورت میں تیار کی جاتی ہیں۔ ان دواؤں کا استعمال مریضوں کے لیے آسان بھی ہے اور پسندیدہ بھی۔ یہ

دوائیں فارماسسٹ کی نگرانی میں سائنٹفک طریقے سے تیار کی جاتی ہیں۔[13]

طبِ عربی طریقہ علاج

طب عربی میں دوائی علاج کے لیے جن امور پر غور کیا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. دوا کا مزاج گرم یا سرد، خشک یا تر ہے۔
2. دوا کی کمیت اس کے وزن اور قوت کے لحاظ سے کیا ہے؟
3. دوا کے استعمال کا وقت کیا ہونا چاہیے؟

دوا کا انتخاب مرض کی نوعیت اور ہیئت کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ مناسب دوا وہ ہے کہ جس کی نوعیت اور خاصہ بر عکس ہو یعنی جو نوعیت اور خاصہ مرض کی ضد ہو۔ گویا اسے علاج بالضد بھی کہا جاسکتا ہے۔ دوائیں جڑی بوٹیوں کی شکل میں استعمال کی جاتی ہیں اور ان کے طبعی، ابتدائی، نوعی یا حکمی خواص مد نظر رکھے جاتے ہیں۔ ابتدائی خصائص اور صفات کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک دوا اولاً یا ثانیاً گرم، سرد، خشک یا تر ہے تو اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ یہ دوا اندرونی حرارت یا استحالے کے عمل سے متاثر ہونے کے بعد اس سے نسبتاً زیادہ یا کم درجے کی حرارت یا برودت پیدا کر دیتی ہے جس قدر جسم میں پہلے سے موجود تھے۔

طب عربی کے نظام میں شفا حاصل کرنے کی غرض سے مخصوص مزاج کے لحاظ سے صحیح دوا کا استعمال ہی کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ دوا کے استعمال کا وقت، دوا کی خوراک کی مقدار اور دوا کی قوت وغیرہ ایسے جزئیات ہیں کہ جن کو احتیاط کے ساتھ ترتیب دیا جاتا ہے۔

طب میں درجہ اول وہ دوا ہے جو معمولی خوراکوں میں انسانی جسم پر کوئی قابل لحاظ اثر پیدا نہ کرے۔ جبکہ درجہ چہارم کی دوا سمیت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ لہٰذا طبیب یا معالج کو ادویہ کی مقدار کو مقرر کرنے میں مریض کی عمر، جنس، طاقت، جسمانی وزن، دماغی یا نفسیاتی حالت، احشاء اور اخلاط کی کیفیت، ہضم کی قوت اور مرض کی نوعیت کا لحاظ رکھنا ہوتا ہے۔ دوا سازی کی صنعت میں بھی خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ادویہ کے پودے سال کے مناسب وقت میں مناسب قسم کی زمین میں، مناسب آب و ہوا اور مناسب ماحول و حالات میں بوئے جائیں۔ انہیں ٹھیک وقت پر جمع کیا جائے اور حاصل کردہ پودوں کا ذخیرہ مناسب طریقے سے محفوظ رکھا جائے۔ پھر دوا کا خس و خاشاک سے پاک ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔

عصر حاضر میں طب نبوی ﷺ کی ضرورت واہمیت

آج کے مادیت پسند دور میں جبکہ انسانوں کی اکثریت نے اپنی تمام تر کوششیں سیم و زر کے حصول کے لیے وقف کر رکھی ہیں اور خود کو بے چین و مضطرب بنا رکھا ہے تو اس کے نتیجے میں دل و دماغ اتنے بوجھل ہو گئے ہیں کہ ان کی طنابیں ڈھیلی ہوتی جا رہی ہیں۔ طبی اصطلاح میں اس کو Stress اور Stain کہتے ہیں۔ جس کے باعث وہ بیماریاں جنہیں جدید طب کی اصطلاح میں فشارِ خون Blood Pressure اور Angina pectoris کہتے ہیں اور اسی نوعیت کے دیگر امراض اور دل کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ جن سے نجات حاصل کرنے کے لیے ماہرین امراض کی بڑی بڑی کانفرنسوں کا انعقاد ہو رہا ہے۔ آلات ایجاد ہو رہے ہیں۔ ادویات پر بڑے بڑے محقق، کیمیا ساز، ماہرِ نباتات اور علم الادویہ کے ماہر شب و روز تحقیق میں مصروف ہیں مگر کبھی کسی نے یہ نہیں سوچا کہ ہزاروں لاکھوں سال نہیں بلکہ ربع یا نصف صدی پیشتر بھی کسی کو ایسے امراض میں مبتلا نہیں پایا گیا۔ یہ صرف مغرب کا دیا ہوا تحفہ ہے۔ جو ترقی پسندی کی دوڑ میں غیر فطری زندگی گزارنے، قوانین

قدرت سے انحراف کرنے اور مذہب سے دوری کا نتیجہ ہیں۔

مغربی سوچ رکھنے والے معالجین اس بات کا اعتراج کرتے ہیں کہ انسان جس قدر پر اعتدال اور پر سکون زندگی گزارے گا اسی قدر صحت مند اور توانا رہے گا۔ ذہنی سکون کے لیے ہفتے میں کسی دن تمام مسائل کو بالائے طاق رکھ کر خالی الذہن ہو کر کسی تفریحی مقام پر کچھ وقت گزارنا کثافت ذہنی و روحانی دور کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ماہرین ادویات اور دواساز ادارے دن رات نئی مسکن ادویات تیار کر رہے ہیں لیکن وقتی فائدے کے سوا انسان کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کوئی ماہر طب انسان کی قلبی بے سکونی کے بنیادی اسباب پر غور و فکر نہیں کرتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ طب خواہ وہ ایلو پیتھی، ہومیو پیتھی، آیورویدک، یونانی یا کسی اور شکل میں ہو اس سے کسی کو فائدہ ہوتا ہے اور کسی کو نہیں یعنی کہ یہ تمام طریقہ علاج ظنی ہیں یقینی نہیں، جبکہ موجودہ دور کے امراض فکر و پریشانی سے تعلق رکھتے ہیں اور طب نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں ان سب کا باقاعدہ علاج موجود ہے مگر اس کو سمجھنے کے لیے بصیرت کی ضرورت ہے۔ جسمانی طہارت، تزکیہ نفس اور تطہیر قلب کے ساتھ طب نبوی کو معمول بنایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ شفایابی نہ ہو۔

علاج و معالجے کا سلسلہ انبیاء علیہم السلام سے بھی وابستہ رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات انسانی تاریخ میں مسلم ہیں مگر اس سلسلے میں ان کی تعلیم مدون نہیں ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو نائب بنانے کا فیصلہ کیا تو اس وقت سے ہی گویا طب نبوی کا آغاز ہو گیا تھا مگر تاریخ میں طب اور صحت کا جو درخشاں باب ہمیں مطب نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ملا ہے وہ ابدی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جس طرح ساری دنیا کے لیے معلم اور ہادی تھے اسی طرح ہر قسم کے ظاہری و باطنی امراض کے لیے طبیب کامل بھی تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جہاں دنیا کو تمدن و معاشرت کے اعلیٰ اصولوں کا درس دیا وہاں پاکیزہ اور صحت مند زندگی گزارنے کے طریقوں سے بھی آگاہ کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جہاں حکمرانی اور فتوحات و کشورکشائی کے اٹل اور مسلم اصول وضع فرمائے وہاں دکھی انسانیت کے لیے غذائی، ادویاتی اور روحانی علاج بھی تجویز فرمائے۔ شریعت محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کمالات اور اس کی لازوال جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، اوڑھنے پہننے، کھیل و تفریح، شادی بیاہ، معاشرتی رکھ رکھاؤ غرض زندگی کے ہر شعبے میں جسمانی اور اخلاقی تربیت کے بارے میں ایسی کامل رہنمائی فرمائی کہ آج دنیا چاند پر پہنچ جانے کے باوجود بھی تعلیمات محمدی سے استفادے کی محتاج ہے۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت کی انمول اور بیش بہا نعمتوں کا جائزہ فرمایا مثلاً آگ و پانی، انسان و حیوان، گرمی و سردی، دن و رات، شجر و حجر، روشنی و تاریکی، دھوپ و سایہ وغیرہ کی ضرورت و اہمیت، ان کی افادیت اور ان سے استفادے کے اصول و طریقے بیان فرمائے۔ غرض یہ کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان تمام چیزوں کے بارے میں آگاہی فرمائی جو اساسِ زندگی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح زمین پر پھیلی ہوئی جڑی بوٹیاں، پھل و پھول، ترکاریاں، اجناس، حلال جانوروں کا گوشت و چربی، ہڈی و دودھ، ان کے فوائد و خواص اور استعمال کے طریقوں سے آگاہ کیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کامیاب زندگی گزارنے کے آداب و اصول کا ایسا نظام روشناس کرایا کہ جس پر عمل پیرا ہو کر انسانی معاشرہ ایک کامیاب صحت مند، مسرور و مطمئن اور پاکیزہ زندگی گزار سکتا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تمام اعمال، اقوال و افعال اور عملی زندگی تمام بنی نوع انسان کے لیے مکمل راہ عمل ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

"لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة"[14]

ترجمہ: بے شک تمہارے لیے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا گیا:

"ما أتاکم الرسول فخذوه وما نهکم عنه فانتهوا"[15]

ترجمہ: جو کچھ رسول تمہیں عطا کریں وہ لے لو اور جس بات سے روکیں تو تم اس سے رک جاؤ۔

ایک اور مقام پر اس سے زیادہ واضح الفاظ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"فاذا نهیتم عن شئ فاجتنبوه واذا امرتکم بامر فاتوا عنه ما استطعتم"۔[16]

ترجمہ: جب میں تمہیں کسی کام سے روکوں تو اس سے باز آجاؤ اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو۔

آپ ﷺ کے فرمودات کے بارے میں قرآن کریم نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ:

"وما ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحیٰ"[17]

ترجمہ: وہ اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں فرماتے (ان کا کلام) تو وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔

اب اس قرآنی فیصلے کی روشنی میں کسی مسلمان کے لیے شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ نیز روح کی تشریح کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ حقیقی روح کیا ہے اور اس کو کس طرح بیماریوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے؟ اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کو کس دوا اور کس پرہیز کی ضرورت ہوتی ہے اور کس طرح وہ تندرست ہو سکتی ہے؟ جسم اور روح لازم وملزوم ہیں۔ اگر روح کی تطہیر ہو جائے تو قلب حلاوت ایمان اور اعضائے جسمانی صحت وتندرستی سے ہمکنار ہو جائیں اور یہی در حقیقت طب محمدی ﷺ ہے۔ واضح رہے کہ نبی ﷺ کو صرف طبیب سمجھ کر آپ کا موازنہ سقراط اور افلاطون یا مغرب کے کسی ڈاکٹر سے کیا جائے تو بے معنی سی بات ہو گی۔ آپ ﷺ کا مقام ارفع واعلیٰ اور بے مثل ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد عام طبیبوں کی طرح بول وبراز کا معائنہ، نبض کی حرکات، زبان کی خشکی وتری کے ذریعے امراض کی تشخیص کرنا، مزاج انسانی کی ماہیت وحالت کی اختلافی وجوہ سمجھانا، نسخہ جات تحریر کرنا، ادویات کی باہمی آمیزش سے جوشاندے اور خیساندے کی تراکیب بتانا نہیں تھا۔[18] بقول علامہ شبلی نعمانی کے "پیغمبر دنیا میں در حقیقت بیماریوں کے روحانی طبیب بن کر تشریف لاتے ہیں لیکن کبھی کبھی ارواح وقلوب کے معالجے کے ساتھ ساتھ انہیں جسمانی عوارض کا بھی علاج کرنا پڑتا ہے۔"[19]

آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کا یہ معجزہ تھا کہ آپ ﷺ کی تعلیمات سے جسمانی امراض کو بھی اسی طرح شفا ہوتی تھی کہ جس طرح روحانی اور قلبی امراض کو ہوتی تھی۔ طبابت آپ ﷺ کا منصب نہیں تھا لیکن عالم انسانیت پر جہاں آپ ﷺ کے بے شمار احسانات ہیں وہاں یہ ایک اضافی احسان تھا۔ طب نبوی ﷺ کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ صحت کے حصول کے لیے آپ ﷺ کی ہدایات سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ نے پرہیز، علاج اور حصول صحت کے لیے دعا پر بہت زور دیا ہے۔ آپ ﷺ نے حفظانِ صحت اور حفظ ماتقدم کو علاج پر فوقیت دی ہے۔ اسی نتیجے پر طب جدید کے ماہرین طویل عرصے کی تحقیق کے بعد پہنچے ہیں۔ ان کی کوششوں کا نچوڑ یہ ہے کہ مرض کا سدباب کرنا علاج سے بہتر ہے۔ .Prevention is Better than Cure آج کل امریکا، یورپ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک جس قدر حفظِ ما

تقدم پر زور دے رہے ہیں اس سے اس امر کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن W.H.O اور یونیسیف کی کارکردگیوں کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کروڑوں ڈالر کی خطیر رقم مختلف النوع بیماریوں کے سد باب، ہیلتھ ایجوکیشن اور وبائی امراض کا قلع قمع کرنے پر خرچ کی جارہی ہے۔ پاکستان میں بھی E.P.I پروگرام کے تحت کالی کھانسی، خناق، تپ دق، ملیریا اور پولیو جیسے امراض کے خاتمے کے لیے یہ ایجنسیاں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر رہی ہیں۔[20]

پرہیز اور علاج کے علاوہ تیسری چیز جو طب نبوی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے وہ دعا ہے۔ آپ ﷺ نے دعا کو دین کی بنیاد اور مرکز قرار دیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الدعاء مخ العبادة"[21]

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا عین تقاضائے بندگی ہے۔ دعا سے زیادہ تر اعتراف عبدیت کی کوئی شکل پیش نہیں کی جاسکتی۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے مختلف مواقع پر بہت سی بیماریوں سے بچنے، تکالیف سے نجات اور شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں خود بھی پڑھیں اور امت کو بھی تعلیم دیں۔ پس اگر نبی محترم ﷺ کے ساتھ عقیدت رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی تعلیم کردہ دعاؤں سے استفادہ کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ طبیعت انسانی قوت نہ پائے اور جن تکلیفوں کے لیے جو دعائیں آپ ﷺ نے تلقین فرمائی ہیں وہ مؤثر ثابت نہ ہوں۔ آپ ﷺ کا علاج نبوت کے نور اور کمال عقل پر موقوف تھا۔ نبوت کے ذریعے علاج کے نافع نہ ہونے کا انکار کوئی نہیں کر سکتا البتہ پوری عقیدت سے اس علاج کو تسلیم کرنا اور اس کے ذریعے سے شفائے کاملہ کا یقین رکھنا ضروری ہے۔ ارشاداتِ نبوی ﷺ بسلسلہ امراض وعلاج کا اصل مقصد پوری انسانیت کو یہ پیغام دینا ہے کہ امراض سے نجات حاصل کرنے کے لیے علاج معالجے سے کام لیا جائے اور توہمات سے دور رہا جائے۔

طب نبوی ﷺ ایک فہمائش ہے ان لوگوں کے لیے جو مرض کو تقدیرِ الٰہی سمجھ کر علاج ودوا کو گناہ سمجھتے ہیں۔ طب نبوی ﷺ نام ہے اس ہدایت کا جو ہمیں دعا اور دوا کی صورت میں دی گئی ہے۔ طب نبوی ﷺ نام ہے اس حکم کا جو رسول ﷺ نے دنیا کو طب کے میدان میں نئی راہیں تلاش کرنے کے لیے دیا۔[22]

طبیب کی تعریف

علم طب پر عبور رکھنے والے کو طبیب کہا جاتا ہے جس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے علم وتجربے کی روشنی میں مریض کو لاحق مرض کو دور کرنے کی تدبیر پہلے غذا اور اس کے بعد دوا سے کرے اور اس کی زائل شدہ قوت کو واپس لانے کی حتی الامکان کوشش کرے۔

صحت کی تعریف

صحت بدن کی طبعی اور اصلی حالت کا نام ہے جس سے بالذات جسم کے تمام افعال درست اور صحیح انداز میں سرزد ہوتے ہوں۔ صحت اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کا شکر بجالانا ہر انسان پر لازم ہے۔ قانون قدرت ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری نہ صرف اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے بلکہ غضب الٰہی کو دعوت دینے کا موجب بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظان صحت کے اصولوں پر کاربند رہنا ہر انسان کے لیے فریضے کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نعمتان مغبونان منها كثير من الناس الصحة والفراغ"۔[23]

ترجمہ: دو نعمتیں ہیں کہ جن کے بارے میں لوگ اکثر دھوکے میں ہیں، ایک صحت اور دوسری فراغت۔

یہ حقیقت ہے کہ دنیا کی آسائشوں کے باعث نادان لوگ اکثر ان دونوں نعمتوں کے معاملے میں غفلت اور لاپرواہی کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ صحت اور فراغت ہمیشہ رہیں گی جبکہ یہ تو دھوپ چھاؤں کی مانند ہیں۔ آج ہیں تو کل نہیں۔ انسان پر لازم ہے کہ جب صحت کی دولت حاصل ہو تو وہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کی قدر پہچانے اور جب فراغت سے دولت حاصل ہو تو تنگدستی کے زمانے کی فکر کرے اور اس نعمت کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا خاص فضل جانے اور اس کا شکر گزار ہو۔

مرض کی تعریف

مرض جسم انسانی کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے جس سے بدن میں کسی بھی نوعیت کی غیر طبعی تبدیلی بالذات پیدا ہو جائے اور جس کے نتیجے میں جسم کا نظام متاثر ہو جائے۔ بیماری کے بارے میں پیغمبر علیہ السلام کی تعلیم یہ ہے کہ بیماری عذاب ہی نہیں بلکہ رحمت الٰہی کا ذریعہ بھی ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"من یرد اللہ به خیرایصیب منه۔"[24]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے بھلائی عطا فرمانا چاہتے ہیں تو اسے تکلیف سے دوچار کر دیتے ہیں۔

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما من مسلم تصیبه اذی الا حاتت عنه خطایاه کما تحاتّ ورق الشجر۔"[25]

ترجمہ: جو بھی مسلمان کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں کہ جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

اس موضوع پر نبی کریم ﷺ کے بے شمار فرمودات موجود ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیماری کے نتیجے میں بندہ مومن کی خطائیں معاف ہوتی ہیں اور اس کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ ایک عام مشاہدہ ہے کہ بیماری میں سرکش سے سرکش انسان بھی نرم دل ہو جاتا ہے جس سے مومن کے دل میں خوفِ خدا، عجز وانکساری اور آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ وہ خدا کو یاد کرتا ہے، اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرتا ہے اور آئندہ کے لیے گناہوں سے بچنے کا اظہار کرتا ہے اور بندے کی یہی ادا اللہ جل شانہ کو بہت پسند ہے۔

ماہر فن طبیب

"قال زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رجل فی زمان رسول اللہ ﷺ اصابه جرح فاحتقن الجرح الدم وان الرجل دعا رجلین من بنی انمار فنظرا الیه فزعما ان رسول اللہ ﷺ قال لهما ایکما اطب فقال او فی الطب خیر یا رسول اللہ فقال انزل الدواء الذی انزل الداء"۔[26]

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں ایک شخص کو زخم لگ گیا اور خون بہنے لگا۔ اس نے بنی انمار کے دو طبیبوں کو بلوایا۔ انہوں نے مریض کا معائنہ کیا۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تم دونوں میں سے فن طب میں کون زیادہ ماہر ہے؟ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ

کیا فن طب میں بھی خیر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس خدا نے بیماری نازل کی ہے اسی نے اس کی دوا بھی اتاری ہے۔

"عن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال مرضت مرضاً فاتانی رسول اللهﷺ یعودنی فوضع یده بین ثدیّ حتی وجدت بردها علیٰ فوادی وقال لی انک رجل مفؤودفات الحارث بن کلده من ثقیف فانه رجل یتطبب فلیأخذ سبع تمرات من عجوة المدینة فلیجاهن بنواهن ثم لیلدک بهن"۔[27]

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ مبارک میرے سینے کے درمیان رکھا۔ مجھے اس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم دل کے مریض ہو اس لیے حارث بن کلدہ ثقفی سے رجوع کر کہ وہ ایک ماہر طبیب ہے۔ ویسے سات عمدہ کھجوریں مدینے کی لے لو اور گٹھلی سمیت انہیں استعمال کرو۔

ان احادیث مقدسہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ماہر فن طبیب سے علاج کروانا چاہیے اور اگر کئی ایک ماہر ہوں تو جو سب سے زیادہ ماہر ہو اس سے رجوع کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کی تجویز مناسب ترین ہوگی۔ حارث بن کلدہ اپنے دور کا سب سے زیادہ تجربہ کار اور مستند طبیب مانا جاتا تھا۔ اسی لیے آپ ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اس سے علاج کرانے کا مشورہ دیا۔

علاج سے ناواقف معالج کی مذمت

آپ ﷺ نے جہاں مستند معالج سے علاج کرانے کا مشورہ دیا وہاں غیر مستند معالج کی مذمت بھی فرمائی ہے اور اس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ حضرت عمرۃ بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"من تطبب ولم یعلم منه الطب قبل ذالک فهو ضامن۔"[28]

ترجمہ: جس شخص نے کسی کا علاج کیا اور اس سے پہلے وہ اس طریقہ علاج سے لاعلم تھا تو وہ ذمہ دار ہے۔

اس حدیث کی تشریح علماء وآئمہ کرام نے اس طرح کی ہے کہ کسی غیر مستند طبیب نے مریض کو شفا کا یقین دلا کر اس کا غلط علاج کیا تو شرعی حیثیت سے جاہل طبیب پر تاوان ہوگا کہ اس نے اپنی جہالت اور ناواقفیت سے علاج کر کے مریض کی جان لی گویا اس نے مریض کو دھوکا دیا۔ اس لیے اس پر تاوان دینا لازم ہوگا۔ اسی پر تمام اہلِ علم کا اتفاق ہے۔ گویا حضور ﷺ نے فن طب سے ناواقف علاج کرنے والوں کو مجرم قرار دے کر ان پر علاج کرنے کی پابندی لگائی ہے۔

طریقہ علاج نبوی

نبی ﷺ کا طریقہ علاج مندرجہ ذیل انداز پر مشتمل تھا:

1. علاج بالادوية — دواؤں کے ذریعے مرض کو دور کرنا۔
2. علاج بالجراحية — عمل جراحت کے ذریعے مرض کو دور کرنا۔
3. علاج بالادعية — دعا و جھاڑ پھونک کے ذریعے مرض کو دور کرنا۔
4. علاج بالامرین — دعا اور دوا دونوں طریقوں سے مرض کو دور کرنا۔

جنابِ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت یہ تھی کہ آپ اپنا علاج بھی کرتے اور دوسروں کو بھی علاج کی ہدایت فرماتے چنانچہ متعلقین خاندان اور اصحاب کو آپ ﷺ نے علاج کا حکم فرمایا لیکن آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے اس سلسلے میں باقاعدہ مرکب دواؤں کا استعمال نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ عموماً مفردات سے علاج کرتے تھے اور اس مفرد دوا کے ساتھ کسی ایسی چیز کا اضافہ کر لیتے تھے جس سے اس کی قوت اور افادیت میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ دنیا کی اکثر اقوام باوجود اختلاف نسل وملک کے عموماً مفردات سے ہی علاج کرتی ہیں۔ خصوصاً دیہات اور دور افتادہ علاقوں کے لوگ تو کلیۃً مفردات سے ہی علاج کرتے ہیں۔ کیونکہ کھلی آب وہوا اور ریگستان کے جراثیم کش تپتے میدانوں اور فضاؤں میں رہنے والے لوگوں کی بیماریاں بھی مفرد ہوتی ہیں اور ان کے علاج کے لیے مفرد دوا کے نسخے ہی کافی ہوتے ہیں۔ ابن القیم الجوزیہ فرماتے ہیں:

"آپ ﷺ کا اندازِ علاج دو طرز پر تھا، ایک پوری روئے زمین کے باشندوں کے لیے اور دوسرا مخصوص باشندوں اور محدود لوگوں کے لیے۔"[29]

محرمات سے علاج کرنے کی ممانعت

رسول کریم ﷺ نے حرام اور نشہ آور اشیاء سے علاج کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" قال ان الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم"۔[30]

ترجمہ: خدا نے تمہارے لیے حرام کردہ اشیاء میں شفا نہیں رکھی ہے۔

عبد الرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

"ان طبيباً سأل النبى صلى الله عليه وسلم عن ضفدع يجعلها فى دواء فنهاه النبى صلى الله عليه وسلم عن قتلها"۔[31]

ترجمہ: ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے دوا میں مینڈک شامل کرنے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اس کو ایسا کرنے سے روک دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

"عن ابى هريرة رضى الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدواء الخبيث"۔[32]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

یہ روایات علاج معالجے کے لیے محرمات کے استعمال کی ممانعت پر بخوبی دلالت کرتی ہیں۔

خلاصہ تحقیق

اس خود غرضی کے دور میں جبکہ انسانوں کی اکثریت نے اپنی تمام تر کوششیں سیم وزر کے حصول کے لیے وقف کر رکھی ہیں اور خود کو بے چین ومضطرب بنا رکھا ہے تو اس کے نتیجے میں دل ودماغ اتنے بوجھل ہو گئے ہیں کہ ان کی طنابیں ڈھیلی ہوتی جا رہی ہیں۔ طبی اصطلاح میں اس کو Stress کہتے ہیں۔ جس کے باعث وہ بیماریاں جنہیں جدید طب کی اصطلاح میں بلڈ پریشر کہتے ہیں اور اسی نوعیت کے دیگر امراض اور دل کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ماہرین ادویات اور دواساز ادارے دن رات نئی مسکن ادویات تیار کر رہے ہیں لیکن وقتی فائدے کے سوا انسان کو

کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کوئی ماہر طب انسان کی قلبی بے سکونی کے بنیادی اسباب پر غور وفکر نہیں کرتا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ طب خواہ وہ ایلو پیتھی، ہومیو پیتھی، آیورویدک، یونانی یا کسی اور شکل میں ہو اس سے کسی کو فائدہ ہوتا ہے اور کسی کو نہیں یعنی کہ یہ تمام طریقہ علاج ظنی ہیں یقینی نہیں، جبکہ موجودہ دور کے امراض فکر و پریشانی سے تعلق رکھتے ہیں اور طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سب کا باقاعدہ علاج موجود ہے مگر اس کو سمجھنے کے لیے بصیرت کی ضرورت ہے۔ جسمانی طہارت اور تطہیر قلب کے ساتھ طب نبوی کو معمول بنایا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ شفایابی نہ ہو۔

نتائجِ تحقیق

- طبِ نبوی کے علاوہ جتنے بھی طریقہ ہائے علاج رائج ہیں ان سے صرف وقتی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے نہ کہ دائمی۔
- طبِ نبوی کے علاوہ باقی طریقہ ہائے علاج ظنی ہیں یقینی نہیں۔
- طبِ نبوی میں تمام امراض کا حل موجود ہے لیکن شرط یہ ہے معالج صاحبِ بصیرت ہو۔
- مندرجہ بالا ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مسلمان معالجین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مریضوں کے لیے ایسی ادویات کے استعمال سے اجتناب کریں جو حرام، خبیث یا نشہ آور ہوں۔
- امت محمدیہ پر جو بھی چیز حرام ہوئی ہے وہ اس کی خباثت کی وجہ سے حرام ہوئی ہے اور اس کا حرام قرار دینا امت کے حق میں بہتر تھا۔
- حرام چیز سے اگر ازالہ مرض ہو بھی جائے تو بھی اس کے استعمال سے بہت سے دوسرے امراض پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اس لیے ایسے علاج سے منع فرمایا گیا ہے۔
- ان احادیث سے اس نکتے پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ محرمات سے کبھی شفا حاصل نہیں ہو سکتی۔
- کسی دوا کے ذریعے حصول شفا کی شرط یہ ہے کہ طبیعت اس کے موافق ہو اور اسے قبول کرتی ہو اور دل میں اس کی منفعت کا اعتقاد واضح ہو۔
- مسلمان جب کسی چیز کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے تو اس کی منفعت پر اس کی حرمت کا اعتقاد غالب آ جاتا ہے اور طبیعت کی قوت قبولیت کو ٹھیس پہنچتی ہے۔
- جس کا ایمان جتنا مضبوط ہو گا محرمات اس کی نظر میں اتنی ہی زیادہ ناپسندیدہ ہوں گی اور طبیعت اس سے کراہت محسوس کرے گی۔ اس کیفیت میں اس حرام شے کا استعمال مریض کے لیے مزید تکلیف کا باعث ہو گا۔
- طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ایک فہمائش ہے ان لوگوں کے لیے جو مرض کو تقدیرِ الٰہی سمجھ کر علاج و دوا کو گناہ سمجھتے ہیں۔

اللہ کریم امتِ محمدیہ بلکہ پوری انسانیت کو طبِ نبوی سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق اور صلاحیت عطا فرمائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی حوالہ جات

[1]ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصفہانی، **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**،(بیروت: دار الکتب العلمية)، 1409ھ ۔142/9۔

[2]**القرآن** 16: 69۔

[3]مفتی محمد شفیع عثمانی، **معارف القرآن**،(کراچی: مکتبہ معارف القرآن)،5/352۔

[4] محمد بن اسماعیل البخاری، **الصحیح البخاری**، تحقیق: محمد زهير بن ناصر الناصر، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، (مصر: دار طوق النجاة) ط:1، 1422ھ۔ رقم الحديث: 5678، 7/122۔

[5]ڈاکٹر غزالہ حلیم، **طبِ نبوی قرآن وسنت کی روشنی میں ایک تحقیقی و علمی مطالعہ**، (غیر مطبوعہ مقالہ) (کراچی: شعبہ اصول الدین، کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی)، 2007، ص35۔36۔

[6]ڈاکٹر فرحانہ زہرہ، ڈاکٹر غوثیہ سلطانہ، **فلسفہ ہومیوپیتھی**، (کراچی: ہومیوپیتھک پبلیکیشنز)، 1999، ص125، 124۔

[7]ڈاکٹر کاشی رام، **بایوکیمک سائنس**، (نئی دہلی: ہانیمن پبلیشرز پرائیویٹ لمیٹڈ)، 1999، ص22۔

[8]ڈاکٹر وصی احمد صدیقی، **چینی طب، ایکوپنکچر**، (کراچی: پبلشر انٹرنیشنل کالج آف اکوپنکچر)، ص27، 26 (ملخصاً)۔

[9]**ایضاً**، ص84، 80 (ملخصاً)۔

[10]Alexander Macdonald, **Accupuncturefroom Ancient Art to ModrenMadicine**, (London: Union Paper Back.40, Museum Street)1982, P:59.61.

[11]ڈاکٹر محمد ظہیر الدین، **چینی طب اکوپنکچر و ماکسی بوشن کے بنیادی اصول**، (نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ویسٹ بلاک 8، آر کے پورم، 1991ء، 32۔35، 33۔36۔

[12]حکیم محمد حسن قرشی، **جامع الحکمہ**، (لاہور: ناظم مشیر الاطباء، فلیمنگ روڈ)، ص69۔

[13]حکیم رشید اشرف، **دورِ حاضر میں طبِ اسلامی کی افادیت وضرورت**، (لاہور: شفامرکز 414مین روڈ، سمن آباد)، 1985، ص130۔

[14]**القرآن** 21: 33۔

[15]**القرآن** 7: 59۔

[16]البخاری، **الصحیح البخاری**، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم، 94/9، حدیث نمبر: 7288۔

[17]**القران** 53: 3۔4۔

[18]ڈاکٹر زاہد علی واسطی، **طبِ نبوی دورِ جدید میں**، (ملتان: مظفر اقبال پبلشر، سمن آباد) ص:6۔

[19]شبلی نعمانی، **سیرت النبی ﷺ**، (اعظم گڑھ: مطبع مصارف) 1982ء، ص626۔

[20]واسطی، **طبِ نبوی دورِ جدید میں**، ص:13۔

[21]محمدبن عبدالله الخطيب، **مشكوة المصابيح**، تحقيق: محمد ناصر الدين الألباني، كتاب الدعوات، الفصل الثانی، (بيروت: المكتب الإسلامي) ط:3، 1985ء، 693/2، حدیث نمبر: 2231۔

[22]ڈاکٹر اقتدار فاروقی، **احادیث میں مذکورہ نباتات، ادویہ اور غذائیں ایک سائنسی جائزہ**، (لکھنؤ: سدرہ پبلشرز، امین آباد) ص38۔

[23]البخاری،**الصحيح البخاری**،کتاب الرقاق، باب: لا عيش إلا عيش الآخرة ،88/8،حديث نمبر:6412۔

[24]**ایضاً**،کتاب المرضیٰ،باب ماجاءفی کفارة المريض،115/7،حديث نمبر:5645۔

[25]**ایضاً**،کتاب المرضیٰ،باب ماجاءفی شدة المرض،115/7،حديث نمبر:5647۔

[26]مالك بن أنس الأصبحي ،**الموطأ**،تحقيق:محمد مصطفى الأعظمي،كتاب العين،باب تعالج المريض،(أبو ظبي الإمارات:مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان للأعمال الخيرية والإنسانية)،ط:1، 1425ھ،1378/5،حديث نمبر:3474۔

[27] أبو داود سليمان بن الأشعث،**سنن أبي داؤد**،تحقيق: محمد محيي الدين عبد الحميد،کتاب الطب،باب فی تمرة العجوة(بيروت :المكتبة العصرية)،7/4،حديث نمبر:3875۔

[28]ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، **سنن ابن ماجة**،تحقيق:محمد فؤاد عبد الباقي،كتاب الطب،باب من تطبب ولم يعلم من طب(بيروت:دار إحياء الكتب العربية)،3466/2،1148۔

[29]محمد بن أبي بكر ابن قيم الجوزية،**زاد المعاد في هدي خير العباد**، فصل: أَنْوَاعُ عِلَاجِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بيروت:مؤسسة الرسالة)ط:27, 1415ھ،22/4۔

[30]البخاری،**الصحيح البخاری**،کتاب الاشربہ،باب شراب الحلواء والعسل،110/7۔

[31]محمد بن عبدالله الخطيب،**مشكوة المصابيح**،کتاب الطب الرقی،الفصل الثانی،1283/2،حديث نمبر:4545۔

[32]**ایضاً**،1282/2،حديث نمبر:4539۔